دار الافتاء

مرتب: محمد اسلم صدیق

صومِ عاشوراء

علامہ ابن تیمیہؒ اور بعض سعودی علما کے فتاویٰ

❁ **سوال:** اگر کوئی شخص صرف عاشورا کا روزہ رکھتا ہے اور ساتھ نویں محرم کا روزہ نہیں ملاتا تو اس کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اس کے متعلق فرماتے ہیں:

''عاشورا کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور صرف عاشورا کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے۔''☆ (الفتاوی الکبریٰ:۴/۴۶۱)

تحفة المنهاج میں ابن حجر هيثمی فرماتے ہیں: ''تنہا دس محرم کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' (ج۳، باب صوم التطوع) (فتاویٰ: شیخ محمد صالح المنجد)

الشیخ محمد بن صالح العُثیمینؒ اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

''تنہا عاشورا کا روزہ رکھنے کی کراہت پر تمام اہل علم متفق نہیں ہیں، بلکہ بعض علما کے نزدیک سرے سے ہی مکروہ☆ نہیں ہے، لہٰذا افضل یہ ہے کہ عاشورا سے پہلے نو یا عاشورا کے بعد گیارہ محرم کا روزہ ساتھ ملایا جائے⊙ البتہ نو محرم کا روزہ ساتھ ملانا گیارہ کی نسبت زیادہ افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «لئن بقيت إلى قابل لأصومنّ التاسع»①

① صحیح مسلم: ۱۹۱۷ ☆ بقول امام ابن تیمیہ: بعض صحابہؓ اور علما: امام احمدؒ اور ان کے بعض اصحاب، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تنہا عاشورا کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (الفتاویٰ الکبریٰ: ۲/۳۰۱، ۴/۴۶۱) اور یہ امر ثابت شدہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہود کی مشابہت سے بچنے کے لئے ساتھ نویں محرم کا روزہ رکھنے کا عزم ظاہر کیا تھا، لہٰذا سنت سمجھ کر صرف عاشورا کا روزہ رکھنا کراہت سے مبرا قرار نہیں دیا جا سکتا۔

⊙ دسویں کے ساتھ گیارہ محرم کا روزہ ملانے کے جواز میں حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت پیش کی جاتی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «صوموا يوم عاشوراء وخالفوا فيه اليهود وصوموا قبله يوما أو بعده يوما» ''عاشورا کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو، اس طرح کہ عاشورا کے ساتھ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھو۔'' اور ایک یہ روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لئن بقيت لآمرن بصيام يوم قبله أو يوم بعد يوم عاشوراء» لیکن یہ دونوں روایات ضعیف ہونے کی بنا پر قابل

www.KitaboSunnat.com

''اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں محرم کا روزہ بھی رکھوں گا۔''یعنی دسویں محرم کے ساتھ۔

(فتاویٰ شیخ ابن عثیمین: ج۳،رقم فتویٰ ۸۹۳)

❁ **سوال:** جس شخص پر رمضان کے روزوں کی قضا دینا باقی ہو،کیا وہ عرفہ،عاشورا یا دیگر مستحب روزے رکھ سکتا ہے یا اس کے لئے پہلے فرضی روزوں کی تکمیل ضروری ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ شرعاً اور عقلاً فرضی روزے نفلی روزوں سے پہلے رکھے جانے چاہئیں،کیونکہ فرائض کی تکمیل دین کا لازمی تقاضا ہے اور نفلی روزے رکھنا اگر میسر ہوں تو فبہا ، وگرنہ کوئی حرج نہیں، لہٰذا جس شخص پر ابھی رمضان کے روزوں کی قضا باقی ہو، ہم اسے یہی کہیں گے کہ نفلی روزوں سے پہلے رمضان کی قضا دو،لیکن اگر وہ رمضان کی قضا دینے سے پہلے نفلی روزے رکھ لے تو اس کا یہ نفلی روزہ صحیح تصور ہوگا،(اسے اس کا ثواب ملے گا) بشرطیکہ رمضان کے روزوں کی قضا دینے کے لیے آئندہ رمضان تک اس کے پاس زائد وقت ہو،جیسا کہ فرضی نماز کا معاملہ ہے کہ اگر وقت ہو تو انسان فرض نماز سے پہلے نفل نماز پڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کی قضا دینے سے پہلے عاشورا یا عرفہ کا

[گذشتہ] استدلال نہیں ہیں۔اوّل الذکر روایت مسند احمد ۲۴۱/۱ ،صحیح ابن خزیمہ: ۲۹۵،مسند بزار اور الطحاوی ۷۸/۲ میں ہے ۔اس میں ایک راوی ابن ابی لیلیٰ (محمد بن عبد الرحمٰن) سيء الحفظ ہے اور دوسرا راوی داود بن علی کے متعلق ابن حبانؒ نے کہا: یخطیٔ اور امام ذہبیؒ نے کہا کہ اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔

اور ثانی الذکر روایت مسند حمیدی: ۴۸۵ اور امام حمیدیؒ کے طریق سے السنن الکبریٰ ۲۸۷/۴ میں بھی مذکورہ بالا دونوں راوی موجود ہیں جو کہ ضعیف ہیں اور اِنہی الفاظ کے ساتھ یہ روایت الکامل لابن عدی ۹۵۶/۳ میں ہے اور اس میں بھی داود بن علی راوی موجود ہے جو کہ ضعیف ہے۔

اسی بنیاد پر شعیب ارناؤوط، مسند احمد کے دیگر محققین اور شیخ البانیؒ نے ان روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے: الموسوعة الحديثية:۵۲/۴ ،ضعیف الجامع از شیخ البانیؒ :۴۶۴۹، ۸، ۳۵۰۶، لہٰذا ثابت ہوا کہ عاشورا کے ساتھ سنت سمجھتے ہوئے گیارہ محرم کا روزہ ملانا بہتر نہیں بلکہ ۹ محرم کا روزہ ساتھ ملانا چاہیے۔

❁ بعض لوگوں نے عبداللہ بن عباسؓ کی حدیثِ مسلم «لأصومن التاسع» کی بنیاد پر صرف نویں محرم کے روزہ کو مشروع قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ساتھ دسویں کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔(فتح الباری ۷۷۳/۴) لیکن یہ موقف درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ ابن عباسؓ سے ہی ایک دوسری روایت: ''صوموا التاسع والعاشر وخالفوا اليهود'' ''نویں اور دسویں کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔'' موقوفاً صحیح ثابت ہے۔(دیکھئے: الموسوعة الحديثية:۵۲/۴، ۵۳، ۲۸۱/۵، 'صحیح') علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی میں دسویں کے ساتھ نو محرم کے روزے کو ملانا ہی مستحب قرار دیا ہے۔ (الفتاویٰ الکبریٰ:۲۰۱/۲)

روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

اسی طرح اگر وہ عاشورا اور عرفہ کے دنوں میں رمضان کے روزوں کی نیت کر کے روزہ رکھ لے تو اسے رمضان کی قضا کے ساتھ عاشورا اور عرفہ کا اَجر بھی مل جائے گا۔واضح رہے کہ یہ ان نفلی روزوں کے متعلق ہے جو رمضان کے متصل بعد نہ ہوں۔ اگر وہ نفلی روزے رمضان کے فوراً بعد ہوں، جیسا کہ شوال کے چھ روزوں کا معاملہ ہے تو یہاں شوال کے چھ روزوں سے پہلے رمضان کے روزوں کی قضا ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص شوال کے یہ چھ روزے رمضان کے روزن کی قضا دینے سے پہلے رکھ لے تو اسے ان روزوں کا ثواب نہیں ملے گا، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «من صام رمضان ثم أتبعه بست من شوال...» (صحیح مسلم:۹۸۴) ''جو شخص رمضان کے روزے رکھے، پھر ان کے ساتھ شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورے زمانے کے روزے رکھے۔'' معلوم ہوا کہ جس پر رمضان کے روزوں کی قضا باقی ہو، اسے من صام رمضان میں شمار نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ وہ پہلے کی قضا پوری نہ کرلے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ماہ شوال کے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو وہ پہلے شوال کے چھ روزے رکھ سکتا ہے اور رمضان کی قضا بعد میں دے لے، لیکن ان کی یہ رائے درست نہیں۔ یہ چھ روزے اس وقت تک نہیں رکھے جا سکتے جب تک کہ پہلے رمضان کے روزے مکمل نہ کر لیے جائیں۔ (فتاویٰ شیخ ابن عثیمین: ج ۲)

❁ **سوال:** کیا نو+ دس یا دس + گیارہ محرم کا روزے رمضان کے روزن کی قضا کی نیت سے رکھے جا سکتے ہیں؟

جواب: ہاں اگر رمضان کے روزے رہ گئے ہوں تو ان دنوں میں ان کی قضا دی جاسکتی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «إنما الأعمال بالنيات» ''اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔'' (اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء: سوال نمبر۶۷۷۴)

❁ **سوال:** امام ابن تیمیہؒ سے سوال کیا گیا کہ بعض لوگ عاشورا کے روز سرمہ لگانے، غسل کرنے، مہندی سجانے اور باہمی میل ملاقات کرنے، کھانا کھلانے اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں اور دوسری طرف ایک گروہ حزن وملال، رنج وغم، رونے پیٹنے، گریبان چاک کرنے اور مجلس برپا کرنے کا اہتمام کرتا ہے، کیا اس کا کوئی ثبوت ہے؟

www.KitaboSunnat.com

جواب: اس طرح کے اُمور کے متعلق رسول اللہ ﷺ، آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے اور نہ ہی ائمہ المسلمین، ائمہ اربعہؒ اور معتمد اصحابِ کتب نے اپنی صحاح، سنن اور مسانید میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ وتابعینؒ سے کوئی صحیح یا ضعیف حدیث روایت کی ہے، لیکن بعض متاخرین نے ان اُمور کے متعلق چند روایات بیان کی ہیں، لیکن اس طرح کی تمام روایات موضوع اور من گھڑت ہیں۔ (الفتاویٰ الکبریٰ از ابن تیمیہ: ۲/۲۹۵)☆

❁ **سوال:** عاشورا کا روزہ افضل ہے یا عرفہ کا روزہ؟

جواب: حافظ ابن حجرؒ فتح الباری (۴/۳۱۵) میں فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے ابوقتادہؓ کے حوالہ سے یہ مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ ''عاشورا کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔'' تو اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ یومِ عرفہ کا روزہ یومِ عاشورا کے روزہ سے افضل ہے۔ اور اس افضلیت کی حکمت یہ بیان کی جاتی ہے عاشورا کا روزہ موسیٰؑ کی طرف منسوب ہے اور عرفہ کا روزہ رسول اللہ ﷺ کی طرف۔

ابن قیمؒ بدائع الفوائد (۲/۲۹۳) میں فرماتے ہیں کہ اس افضلیت کی وجہ اگر پوچھی جائے تو دو ہیں: ① عرفہ کا روزہ عاشورا کے روزہ کے برعکس حرمت والے مہینہ میں ہونے کے ساتھ ساتھ دو حرمت والے مہینوں کے درمیان بھی ہے۔ ② عرفہ کا روزہ عاشورا کے برعکس ہماری شریعت کے خصائص میں سے ہے۔ (فتاویٰ: شیخ محمد صالح المنجد)

☆ شریعت میں محرم الحرام کے بارے میں جو کچھ ثابت ہے، وہ صرف دو چیزیں ہیں:

① قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ﴾ (التوبہ: ۳۶) چنانچہ اس مہینہ کی حرمت کا یہ تقاضا ہے کہ اس میں فتنہ وفساد، قتل وغارت گری اور معاصی کے ارتکاب سے بالخصوص اجتناب کیا جائے۔ اس مہینہ کی یہ حرمت ہمیشہ سے مسلمہ چلی آ رہی ہے۔ عرب کا جاہلی معاشرہ بھی ان مہینوں کی حرمت کا خیال رکھتا تھا اور ان میں یہ جذبہ اس قدر تھا کہ وہ اس کے لیے نسيء کا حیلہ اختیار کرتے تھے، لیکن آج المیہ یہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ میں ان مہینوں کی حرمت کا احساس ختم ہو چکا ہے۔ ماہِ حرام میں فسق وفجور اور معصیتِ الٰہی کا جو طوفان کھڑا کیا جاتا ہے، وہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

② اور دوسری جو چیز مشروع ہے وہ محرم میں کثرت کے ساتھ روزے رکھنا ہے (مسلم: ۱۹۸۲) اور خصوصاً نو اور دس محرم کا روزہ، جس کی فضیلت متعدد احادیث میں آئی ہے۔ ان دو اُمور کے علاوہ کوئی چیز شرعاً ثابت نہیں۔

www.KitaboSunnat.com